www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

جناب غازی عزیر

"اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ،
فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ" عہ

اس مشہور روایت کو امام ابو الفرج ابن الجوزیؒ نے "حسن بن عطیہ عن ابی عاتکہ عن انسؓ" کے طریق سے یوں ذکر فرمایا ہے:

"اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاصِرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ اَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَرْهَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ الْكُوْفِيُّ عَنْ اَبِيْ عَاتِكَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ۔" لہ

اور:

"اَنْبَأَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ الْبُسْطَامِيُّ قَالَ اَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيْمُ

عہ "علم حاصل کرو خواہ چین میں ہو، کیونکہ علم حاصل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔"

لہ "موضوعات" لامام ابن الجوزیؒ، کتاب العلم ج ۱ ص ۲۱۵ طبع المکتبۃ السلفیہ بالمدینۃ المنورۃ ۱۳۸۶ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنُ اَبِی نَصْرٍ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ السَّمَرْقَنْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ کُلَیْبٍ الشَّاشِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ خَیْرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمْزَةُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِیَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاتِکَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ فَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔"[۲]

امام ابن الجوزیؒ کے علاوہ اس روایت کو ابونعیم اصبہانیؒ[۳]، ابن عبدالبرؒ[۴]، خطیب بغدادیؒ[۵]، ضیاء مقدسیؒ[۶]، ابن علیکؒ نیشاپوری، ابن عدیؒ اور ابوالقاسم قشیریؒ وغیرہ نے بھی "حسن بن عطیہ الکوفی ثنا ابوعاتکہ طریف بن سلمان عن انسؓ" کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

بعض روایات میں صرف "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ" اور بعض میں "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ" کے بعد "فَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ" کے الفاظ کا اضافہ اور بعض میں صرف "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ" کے الفاظ ملتے ہیں۔

اس روایت کے نصف اول یعنی "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ" کے متعلق ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "مجھے علم نہیں کہ حسن بن عطیہ کے علاوہ کسی اور نے "وَلَوْ بِالصِّیْنِ" (خواہ چین میں ہو) کا قول روایت کیا ہو"[۱]

[۲] ایضاً [۳] "الاخبار الاصبہان" لابی نعیم اصبہانیؒ ج ۲ ص ۱۰۶ طبع لیدن ۱۹۳۴ء [۴] "جامع بیان العلم" لابن عبدالبر ج ۱ ص ۷،۸ طبع مکتبۃ العلمیہ بالمدینۃ المنورۃ [۵] "تاریخ" للخطیب بغدادیؒ ج ۹ ص ۳۶۴ طبع بیروت و "کتاب الرحلۃ" للخطیبؒ ج ۱ ص ۲ [۶] منتقی من مسموعاتہ بمرو" للحافظ ضیاء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ" کو حسن بن عطیہ کے علاوہ کوئی دوسرا راوی بیان نہیں کرتا۔[11] نیز "اس امر کو حاکم نے بھی قبول کیا ہے جیسا کہ ابن المحب نے حاکم سے نقل کیا ہے"۔[12]

امام ابن الجوزی نے بھی حاکم نیشاپوری کی اس تحقیق کو نقل فرمایا ہے: "حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری کا قول ہے کہ اس میں حسن بن عطیہ کا تفرد ہے"۔[13]

لیکن حاکم نیشاپوری کی رائے سے اختلاف کا اظہار کرتے ہوئے امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں:

"یہ قول حاکم کی تحریف ہے۔ کیونکہ یہی روایت حسن بن عطیہ کے علاوہ دوسرے طریق اسناد کے ساتھ بھی مروی ہے"۔[14]

"اَنْبَانَا بِهٖ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعُقَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الدَّخِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْعُقَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدِ الْخَيَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا طَرِيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَبُوْ عَاتِكَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ فَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ"۔[15]

امام عقیلیؒ نے بھی روایت کے اس دوسرے طریق کی تخریج یوں بیان فرمائی ہے:

"عَنْ حَمَّادِ بْنِ خَالِدِ الْخَيَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا طَرِيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِهٖ الخ"۔[16]

معدیؒ ج ۱ ص ۲۸ [7] "فوائد" لابن علیک نیشاپوریؒ ج ۲ ص ۲۴۱ [8] ابن عدیؒ ج ۲ ص ۲۰۷ [9] "اربعین لابی القاسم قشیریؒ ج ۲ ص ۱۵۱ [10] ابن عدی ج ۲ ص ۲۰۷ [11] تاریخ للخطیب بغدادیؒ ج ۹ ص ۳۶۴ [12] حاشیہ لفوائد [13] موضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۲۱۵ [14] ایضاً [15] ایضاً [16] کتاب الضعفاء للعقیلی ص ۱۹۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ساتھ ہی اس پر یہ حکم لگایا ہے، "وَلَوْ بِالصِّیْنِ" کے الفاظ ابو عاتکہ کی روایت کے علاوہ کسی اور سے محفوظ نہیں ہیں، جبکہ وُہ خود متروک الحدیث ہے۔ نیز "فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ" کی روایت میں بھی ضعف کی لچک کا تقرب پایا جاتا ہے۔"[۱۷]

اس روایت کے ہر دو طریق کے مشہور راویوں یعنی عطیہ الکوفی اور ابو عاتکہ طریف بن سلیمان، کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں:

"حسن بن عطیہ کی ابو حاتم رازیؒ نے تضعیف کی ہے اور ابو عاتکہ کے متعلق امام بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ وہ منکر الحدیث ہے۔"[۱۸]

امام بخاریؒ کی طرح ابو عاتکہ کی تضعیف میں امام نسائیؒ نے "لَیْسَ بِثِقَۃٍ" (یعنی ثقہ نہیں ہے)، امام عقیلیؒ نے "متروک الحدیث" اور ابو حاتم رازیؒ نے "ذَاهِبُ الْحَدِیْثِ" ہونے کا حکم لگایا ہے، جیسا کہ ان کے فرزندؒ نے اپنے والدؒ سے نقل کیا ہے[۱۹] علامہ محمد ناصر الدین الالبانی فرماتے ہیں، "آفت الحدیث ابو عاتکہ وُہ شخص ہے جس کی تضعیف پر اتفاق ہے۔"[۲۰]

امام ابو الفرج ابن الجوزی التیمیؒ نے اس روایت کو اپنی مشہور کتاب "الموضوعات" میں درج کیا ہے۔ پس یہ قابلِ التفات نہیں ہے، کیونکہ امام ابن الجوزی کی اصطلاح میں موضوع وُہ حدیث ہے جس کے بطلان پر دلیل قائم ہو جائے۔ اگرچہ اہلِ علم حضرات کی ایک جماعت نے ان کی موضوع ٹھہرائی ہوئی بعض احادیث سے اختلاف کیا ہے، لیکن بقول علامہ ابنِ تیمیہؒ: "حق یہ ہے کہ موضوعات کے باب میں ابن الجوزیؒ کی رائے باتفاق علماء و بلبشتر صحیح ہے۔"[۲۱] چنانچہ اس روایت کو "موضوعات" میں درج کرنے کے بعد امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: "اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا صحیح نہیں ہے۔"[۲۳]

---

[۱۷] ایضاً [۱۸] موضوعات لابنِ الجوزی ج ۱ ص ۲۱۶ [۱۹] ج ۱، ۲ ص ۴۹۴ [۲۰] سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ للشیخ محمد ناصر الدین الالبانی ج ۱ ص ۴۱۴ طبع المکتب الاسلامی ۱۳۹۸ھ [۲۱] موضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۲۱۵، ۲۱۶ [۲۲] اردو ترجمہ الوسیلہ للشیخ الاسلام ابنِ تیمیہ ص ۱۳۹ طبع لاہور ۱۹۷۶ء

[۲۳] موضوعات لابنِ الجوزی ج ۱ ص ۲۱۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابنِ قدامہؒ الدوریؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ: "انہوں نے یحییٰ بن معینؒ سے ابو عاتکہ کی اس روایت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا"۔[24] اور امام مروزی سے روایت ہے کہ: "ابو عبداللہ یعنی امام احمدؒ نے اس حدیث کو بیان کر کے اس کا شدید انکار فرمایا"۔ ابن حبان کا قول ہے: "وَهٰذَا الْحَدِيْثُ بَاطِلٌ لَا أَصْلَ لَهٗ"۔ یعنی یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں[25]۔ علامہ شمس الدین سخاویؒ نے اس قول کو "المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتهرة علی الالسنة"[26] میں ترجیحاً نقل کیا ہے۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی بھی اس حدیث پر "باطل" ہونے کا حکم لگاتے ہیں[27]۔ لیکن جلال الدین سیوطیؒ نے "اللآلی المصنوعة فی الاخبار الموضوعة" میں امام ابن الجوزیؒ کے ابنِ حبان سے نقل کردہ قول پر تعقب کیا ہے، جس کا ماحصل یہ ہے کہ:

"یہ روایت، دوسرے دو طریق سے وارد ہوئی ہے: (۱) یعقوب بن اسحاق ابراہیم عسقلانی کی مرفوع روایت بسند من زہری عن انسؓ، جسے حافظ ابن عبدالبرؒ نے روایت کیا ہے اور (۲) احمد بن عبداللہ الجویباری کی مرفوع روایت بسند عن ابی ہریرہؓ، جس میں روایت کا صرف نصف اول یعنی "أُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ" مروی ہے[28]۔

اس تعقب کی چند چیزیں محلِ نظر ہیں۔ مثلاً اول الذکر طریق اسناد میں 'یعقوب' نامی راوی موجود ہے۔ جو بقول امام ذہبیؒ "کذّاب" ہے۔ یعقوب کی تکذیب کے بعد امام ذہبیؒ نے اس کی روایت کی ہوئی بعض دوسری باطل روایات کا تذکرہ بھی کیا ہے جو اس نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کی ہیں۔ مثلاً "مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِیْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا" وغیرہ[29] اور آخر الذکر طریقِ اسناد میں ایک راوی احمد بن عبداللہ نیشاپوری الجویباری ہے جس کے متعلق امام ابن الجوزیؒ نے مقدمہ "موضوعات" میں[30] "اِنَّهٗ

---

[24] منتخب لابنِ قدامہؒ ج ۱ ص ۱۰، ۱۹۹ [25] موضوعات لابنِ الجوزیؒ ج ۱ ص ۲۱۶ [26] المقاصد الحسنة للسخاویؒ ص ۶۳ طبع المکتبة الخانجی بمصر ۱۳۷۵ھ [27] سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة للشیخ محمد ناصر الدین الالبانی ج ۱ ص ۴۱۳ [28] اللآلی للسیوطیؒ ج ۱ ص ۱۹۳ (مختصراً) طبع المکتبة التجاریة بمصر [29] میزان الاعتدال للذہبیؒ: ترجمہ یعقوب بن اسحاق طبع دار احیاء الکتب العربیة ۱۳۸۲ھ [30] موضوعات لابنِ الجوزیؒ ج ۱ ص ۴۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مِنْ كِبَارِ الْوَضَّاعِيْنَ"، یعنی وہ کبار وضاعین میں سے ہے، لکھا ہے۔ نیز اس راوی کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطیؒ خود فرماتے ہیں: "وَالْجُوَيْبَارِيُّ وَضَّاعٌ" یعنی جویباری وضاع ہے۔ چنانچہ واضح ہوا کہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا یہ تعقب کچھ حقیقت و وقعت کا حامل نہیں ہے۔

صاحب "التعقبات علی الموضوعات" فرماتے ہیں: "اس روایت کی تخریج ابو عاتکہ کے طریق سے امام بیہقیؒ نے "شعب الایمان" میں کی ہے اور اس پر یہ حکم لگایا ہے: "مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ وَإِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ" یعنی متن مشہور اور اسناد ضعیف ہیں۔ ابو عاتکہ امام ترمذیؒ کے رجال میں سے ایک ہے، جس پر انہوں نے کذب یا تہمت کی کوئی جرح نہیں کی ہے۔ ابو عاتکہ کی حضرت انسؓ سے روایت میں متابعت موجود ہے (حافظ) ابو یعلیٰ الموصلی اور (حافظ) ابن عبدالبر رحمہما اللہ نے "جامع بیان العلم" میں کثیر بن شنظیر عن ابن سیرین عن انسؓ" کے طریق سے بھی اس روایت کی تخریج کی ہے۔ (حافظ) ابن عبدالبرؒ نے ایک اور طریق یعنی "عبید بن محمد الفریابی عن سفیان بن عیینہ عن الزہری عن انسؓ" سے بھی اس روایت کی تخریج کی ہے۔ روایت کے نصف ثانی کی امام ابن ماجہ نے بھی تخریج کی ہے، جس کے بہت کثیر طرق اسناد حضرت انسؓ سے مروی ہیں۔ حافظ مزیؒ فرماتے ہیں، ان روایات کا مجموعہ مرتبہ حسن تک پہنچتا ہے۔ امام بیہقیؒ نے "شعب الایمان" میں "عن انسؓ" اس کو چار طرق سے اور "عن ابی سعید الخدریؓ" کی حدیث سے روایت کیا ہے۔"[۳۱] اس تعقب کی بھی بہت سی چیزیں محل نظر ہیں، جن کا علمی جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

۱۔ امام بیہقی کا قول "شعب الایمان" کے حوالہ سے جو اوپر نقل کیا گیا ہے۔ یعنی "مَتْنُهُ مَشْهُوْرٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ"[۳۲] تو آپؒ کا یہ قول روایت کے نصف ثانی سے متعلق ہے، نصف اول کے متعلق آں رحمہ اللہ نے قطعاً یہ نہیں فرمایا ہے۔

۲۔ جہاں تک ابو عاتکہ کے امام ترمذیؒ کے رجال میں سے ہونے اور اس پر کذب یا

۳۱؎ تعقبات علی الموضوعات ص ۴ ۳۲؎ کذا فی المقاصد الحسنہ للسخاویؒ ص ۲۷۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی دوسری تہمت کی جرح نہ کیے جانے کا تعلق ہے، تو وہ بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ابو عاتکہ کی تضعیف میں کبار محدثین اور مشہور ائمہ رجال، مثلاً امام بخاریؒ، امام نسائیؒ، امام عقیلیؒ، امام ابوحاتم رازیؒ اور امام ابن الجوزیؒ وغیرہ کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ جن میں سے چند پہلے ہی نقل کیے جا چکے ہیں۔

۳۔ کثیر بن شنظیر کی روایت، جو "جامع بیان العلم" میں ۳۳ "عن ابن سیرینؒ عن انسؓ" کے طریق سے اوپر بیان کی گئی ہے۔ اس کو سہمی نے تاریخ جرجان ۳۴ میں اور ذہبی ۳۵ نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن ان تمام کتب میں ابن ماجہؒ کی روایت کی طرح فقط روایت کا نصف ثانی موجود ہے، نصفِ اول تلاشِ بسیار کے باوجود کہیں نہیں مل سکا۔

۴۔ حافظ ابو یعلی الموصلیؒ کی روایت میں بھی روایت کا نصف اول انتہائی تلاش کے باوجود نہ مل سکا اور بقول علامہ جلال الدین سیوطیؒ کہ: "اگر موجود ہوتا تو اسے علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" میں ضرور جمع کیا ہوتا جو کہ نہیں ہے۔" نیز کثیر بن شنظیر کے متعلق علامہ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "یحیی کا قول ہے: "لَیْسَ بِشَیْءٍ" ۳۶ لیکن حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "صَدُوْقٌ یُخْطِئُ" ۳۷ کثیر بن شنظیر کے علاوہ اس طریقِ اسناد میں اور بھی کئی مجروح رواۃ ہیں، جن کا ذکر ان شاء اللہ تفصیل کے ساتھ آگے کیا جائے گا۔ پس واضح ہوا کہ فنِ اسماء الرجال کی کسوٹی پر یہ طریق بھی کھرا ثابت نہ ہو سکا۔

۵۔ حافظ ابنِ عبد البرؒ کی "زہری عن انسؓ" والی روایت دو طریق سے وارد ہوئی ہے، جس کے پہلے طریق میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے، جسے امام ذہبی نے "ضعفاء" میں شمار کیا ہے اور امام ابن الجوزیؒ نے بھی اسے "ضعیف" بتایا ہے ۳۸ ابنِ عیاش کے متعلق مشہور ہے کہ ایسی روایات، جو وہ غیر شامیوں سے روایت کرتا ہے، اُن میں (یقیناً) ضعف پایا جاتا ہے ۳۹ اور چونکہ زیرِ نظر روایت میں بھی وہ ایک غیرِ شامی (یونس بن یزید، جو اہلِ مصر میں سے تھے) سے روایت کرتا ہے، اس لیے اس میں بھی ضعف ہے۔ اسماعیل بن عیاش کے علاوہ اس طریقِ اسناد میں ایسے اور کئی رواۃ موجود ہیں جو عند المحدثین مجروح قرار پائے ہیں۔

---

۳۳ جامع بیان العلم لابنِ عبد البرؒ ج ۱ ص ۹ ۳۴ تاریخ جرجان للسہمیؒ ص ۲۰۵ طبع حیدر آباد دکن۔ ۳۵ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳ ص ۴۰۶ ۳۶ العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۴ طبع لاہور ۳۷ تقریب التہذیب لابنِ حجر عسقلانی طبع لکھنؤ ۳۸ العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ لابنِ جوزیؒ ج ۱ ص ۶۴ ۳۹ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للشیخ محمد ناصر الدین الالبانی ج

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"زہری عن انس رضؓ"، کی دوسری روایت میں عبید بن محمد الفریابی راوی "مجہول" ہے۔ اس کی "جہالت" کی طرف علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ابتداءً سند نقل کرتے ہوئے خود اشارہ فرمایا ہے پس اس طریق کو صحیح وسالم تصور کرنا محض واہمہ ہے۔

۶۔ صاحبُ التعقبات علی الموضوعات، کا یہ قول کہ: "اس روایت کے بہت کثیر طرقِ اسناد ہیں .... !" تو اس سے مراد محض روایت کا نصف ثانی ہے، جیسا کہ کتبِ احادیث کے مطالعہ اور خود صاحب "التعقبات" کے کلام سے ظاہر ہے۔ یہاں البتہ علامہ مناویؒ یہ سمجھنے میں غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں کہ اس سے مراد پوری روایت ہے۔ چنانچہ اپنی شرح میں ابنِ حبانؒ کے اس روایت کے "ابطال" اور امام ابن الجوزیؒ کے "موضوع" ہونے کے احکام نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"اب ہم علامہ مزیؒ کا قول پیش کرتے ہیں: اس روایت کے کئی طرق ہیں، جن کا مجموعہ درجۂ حسن تک پہنچتا ہے۔ اور علامہ ذہبیؒ کا قول "تلخیص الواہیات" میں اس طرح درج ہے کہ: متعدد واہیات طرق سے یہ روایت وارد ہوئی ہے لیکن اس کے بعض طرق صالح ہیں۔"

علامہ محمد ناصر الدین الالبانی علامہ مناویؒ، علامہ مزیؒ اور علامہ ذہبیؒ کے مندرجہ بالا اقوال کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"حق بات یہ ہے کہ علامہ مناویؒ کا یہ محض وہم وگمان ہے کیونکہ علامہ مزی کی مراد روایت کے فقط نصف ثانی سے ہے، جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے سابقہ کلام سے ظاہر ہے۔ اور اسی روایت کے نصف ثانی کو علامہ ذہبیؒ نے "تلخیص الواہیات" میں بھی مراد لیا ہے (جس کا علامہ مناوی رح نے حوالہ نقل کیا ہے) جس کی صحت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔"[۴۱]

محترم علامہ محمد ناصر الدین الالبانی مزید یہ فرماتے ہیں کہ: "روایت زیر نظر کے نصف اول کے متعلق ابن حبانؒ اور ابن الجوزیؒ نے جو حکم لگایا وہ برحق ہے۔ کیونکہ ایسا کوئی صالح

ص ۴۰۴ ج ۲ ص ۱۰۲، ۱۲۱، ۲۶۱ [۴۰] اللآلی للسیوطی [۴۱] سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ و الموضوعۃ لناصر الدین الالبانی ج ۱ ص ۲۱۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقِ اسناد موجود نہیں ہے جو اس کی صحت کو تقویت دے سکتا ہو۔ لیکن روایت کے نصف ثانی کا بقول علامہ مزیؒ "درجۂ حسن تک پہنچنے کا احتمال ہے، کیونکہ حضرت انس رضؓ سے مروی اس کے بہت سے طرق وارد ہوئے ہیں"، جن میں سے آں محترم کو صرف آٹھ طرق مل سکے ہیں۔

حضرت انس رضؓ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت، جن میں ابن عمر، ابوسعید، ابنِ عباس، ابنِ مسعود اور علی رضی اللہ عنہم ہیں، نے بھی اس نصف ثانی کو روایت کیا ہے۔ علامہ محترم کو بقیہ طرقِ اسناد کی تلاش ہے تاکہ ان پر تحقیق کر کے صحت یا تحسین یا تضعیف کا حکم لگا سکیں [۴۲]

اوپر علامہ محترم محمد ناصر الدین الالبانی صاحب نے علامہ مناویؒ، علامہ مزیؒ اور علامہ ذہبیؒ کے اقوال پر اعتماد کرتے ہوئے اس نصف ثانی روایت کے بعض طرق کے صالح ہونے یا ان کے مجموعہ کے درجۂ حسن تک پہنچنے کی تائید یا کم از کم ان کے درجۂ حسن تک پہنچنے کے احتمال کا جو اظہار فرمایا ہے، وہ قطعاً حقیقت وانصاف کے منافی ہے۔ جس کا تفصیلی جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے، وباللہ التوفیق!

حضرت انس رضؓ سے اس روایت (نصف ثانی) کے سولہ طرق وارد ہوئے ہیں، جو اس طرح ہیں:

طریقِ اوّل:

" أَنَا عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي قَالَا أَخْبَرَنَا الصَّرِيفِينِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْكَتَّانِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ نَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَنَسٍ إِلَّا حَدِيثًا عَنْهُ قَالَ:

---

[۴۲] ایضاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ" (ذكره ابن عبد البر والبيهقی والسخاوی وابن الجوزی)[43]

یہ حدیث قابلِ اعتماد نہیں ہے، کیونکہ اس طریق اسناد میں ایک راوی عبد القدوس ابن حبیب دمشقی ہے جو کذاب ہے۔ جلال الدین سیوطیؒ نے عبد القدوس کو "متروک" قرار دیا ہے، ابن حبان نے تصریح کی ہے کہ "اِنَّهٗ كَانَ يَضَعُ الْحَدِيْثَ" یعنی وُہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا، عبد الرزاق کا قول ہے کہ "میں نے ابنِ مبارکؒ کو عبد القدوس کے علاوہ کبھی اور کو "کذاب" کہتے نہیں سنا"[44] اس طریق میں عبد القدوس راوی کا تابع ابراہیم بن سلام بھی بزارؒ کے نزدیک "مجہول" ہے[45]۔

طریق دوم:

"اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطِيْبِيُّ — حِيْنَ قَدِمَ عَلَيْنَا قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَمَّةَ قَالَ نَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُقْرِئُ قَالَ نَا اَبُوْ يَعْلٰى الْمَوْصِلِيُّ قَالَ نَا هُذَيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُمَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْمُقْرِئُ: وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ نَا حَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِنْظِيْرٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ

---

[43] جامع بیان العلم لابن عبد البرؒ ج ۱ ص ۸ وشعب الایمان للبیہقیؒ والمقاصد الحسنۃ للسخاویؒ ص ۲۷۶ والعلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۷، ۵۸

[44] کذا فی سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ لناصر الدین الالبانی ج ۱ ص ۳۰۶۔

[45] میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ ص ۳۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ: ... الخ" (ذکرہ ابن عبد البرؒ والسہمیؒ والذہبیؒ وابن الجوزیؒ) [۴۶]

یہ طریق اسناد بھی نہایت کمزور ہے، کیونکہ اس طریق کے بعض رواۃ کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: "راوی عثمان بن عبدالرحمٰن الزہری کے متعلق یحییٰؒ کا قول ہے: "کَانَ یَکْذِبُ"، اور ابن حبانؒ کا قول ہے: "کَانَ یَرْوِیْ عَنِ الثِّقَاتِ الْمَوْضُوْعَاتِ" یعنی ثقہ راویوں سے موضوعات روایت کرتا ہے، راوی کثیر بن شنظیر کے متعلق یحییٰؒ کا قول ہے: "لَیْسَ بِشَیْءٍ"، حفص بن سلیمان کے متعلق امام احمدؒ کا قول ہے: "ھُوَ مَتْرُوْکُ الْحَدِیْثِ" یعنی وہ متروک الحدیث ہے۔ اس طریق کا ایک اور راوی اسماعیل بن عمرو البجلی ہے جو ضعیف ہے۔" [۴۷] علامہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے کثیر بن شنظیر کے متعلق "صَدُوْقٌ یُخْطِئُ"، کا قول اختیار کیا ہے [۴۸] لیکن حق یہ ہے کہ امام ابن الجوزیؒ کی رائے زیادہ قوی اور راجح ہے۔

طریق سوم:

"اَنَا عَلِیُّ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِیْ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ الصُّرَیْفِیْنِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَفْصٍ الْکَتَّانِیُّ قَالَ نَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْبَغْلَانِیُّ قَالَ نَا اِبْرَاھِیْمُ یَعْنِیْ ابْنَ رَاشِدٍ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا الْمُثَنّٰی بْنُ دِیْنَارٍ الْجَھْضَمِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ .... الخ" (ذکرہ ابن الجوزیؒ) [۴۹]

---

[۴۶] جامع بیان العلم لابن عبد البرؒ ج ۱ ص ۹ وتاریخ جرجان للسہمیؒ ص ۲۷۵ والذہبیؒ ج ۳ ص ۴۰۶ والعلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۵۹ [۴۷] ایضاً ج ۱ ص ۶۴ [۴۸] تقریب التہذیب لابن حجر عسقلانیؒ ترجمہ کثیر بن شنظیر [۴۹] العلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۵۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طریق میں ابوحفص الکتانی کا نام عمر بن ابراہیم بغدادی [۵۰] ہے۔ یہ روایت بھی قوی الاسناد نہیں ہے، کیونکہ امام ابن الجوزیؒ اس طریق کے ایک راوی مثنی بن دینار کے متعلق امام عقیلیؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ: "فِیْ حَدِیْثِہٖ نَظَرٌ" [۵۱]

طریقِ چہارم:

"... نَا عُبَیْدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَرْیَابِیُّ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ ...... الخ"

(ذکرہ ابن عبد البرؒ) [۵۲]

اس طریق میں عبید بن محمد الفریابی راوی "مجہول" ہے۔ اس راوی کی "جہالت" کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے پوری سند نقل کرتے ہوئے ابتداءً خود اشارہ فرمایا ہے [۵۳]

طریقِ پنجم:

"اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ خَیْرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ نَا اَبُوْ عَمْرٍو الْفَارِسِیُّ قَالَ نَا ابْنُ عَدِیٍّ قَالَ نَا بَابُوَیْهِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ" (ذکرہ ابن الجوزیؒ)

---

[۵۰] تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۲۶۹ والعبر فی خبر من غبر للذہبیؒ ج ۳ ص ۶۴ طبع دائرۃ المطبوعات والنشر الکویت ۱۹۶۰ء [۵۱] العلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۴ و میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳ ص ۴۳۵ [۵۲] جامع بیان العلم لابن عبد البرؒ ج ۱ ص ۹ [۵۳] اللآلی للسیوطیؒ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت بھی صحیح ثابت نہیں ہے، کیونکہ اس طریق کا ایک راوی عبداللہ بن خراش ہے۔ جسے ابن حبان نے "ضعیف" درج کیا ہے ۵۵۔ امام ابن الجوزی عبداللہ بن خراش کے متعلق ابوزرعہؒ کا قول نقل فرماتے ہیں "لَيْسَ بِشَيْءٍ" ۵۶۔ اس طریقِ روایت میں ایک راوی ابراہیم الیتمی بھی ہے، جس کے متعلق اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ وہ عند البزار "مجہول" ہے ۵۷۔

طریقِ ششم:

• اَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْقَزَّازُ قَالَ نَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْوَرَّاقِ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ السُّكَّرِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ دَلُّوْيَهِ قَالَ نَا اَبُوْ رُمَيْحٍ التِّرْمِذِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ صُوْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ زَيْدٍ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا زِيَادُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ "۔ (ذكره الخطيب وابن عبد البرؒ وابو نعيمؒ عن طريق زياد واورده الذهبيؒ وابن الجوزيؒ) ۵۸

یہ طریق بھی مجروح راوی سے پاک نہیں ہے۔ چنانچہ زیاد بن میمون کے لیے مروی ہے: "وَكَانَ يَكْذِبُ عَنْ اَنَسٍ" ۵۹ اور زیاد بن میمونؒ کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: "یزید بن ہارون کا قول ہے: "كَانَ كَذَّابًا" اور یحییٰؒ کا قول ہے: "لَا يُسَاوِيْ قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا" ۶۰

---

۵۴ العلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۵۸ ۵۵ کتاب المجروحین لابن حبانؒ ج ۱ ص ۲۸۳۔
۵۶ العلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۴ ۵۷ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ ص ۳۶۔
۵۸ جامع بیان العلم لابن عبد البرؒ ج ۱ ص ۸ و اخبار الاصبہان لابی نعیم الاصبہانیؒ ج ۲ ص ۵۲ و میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۲ ص ۹۵ و ذکرہ الخطیبؒ ج ۴ ص ۱۵۶ و العلل المتناہیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقِ ہفتم:

"... قَالَ الْمُقْرِیءُ: وَنَا اَبُوْعِمْرَانَ الْخَوْلَانِیُّ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبُوالتَّقِیِّ قَالَ نَا الْمُعَافَی بْنُ عِمْرَانَ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ الْاَیْلِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ" (ذکرہ ابن عبد البرؒ و ابن الجوزیؒ [61])

یہ روایت بھی غیر صحیح ہے، کیونکہ اس طریق میں اسماعیل بن عیاش راوی "ضعیف" ہے۔ امام ذہبیؒ نے اسے "ضعفاء" میں شمار کیا ہے۔ امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: "هُوَ ضَعِیْفٌ"۔[62] نیز ابن عیاش کے متعلق مشہور ہے کہ اس کی ان روایات میں جو وہ غیر شامیوں سے روایت کرتا ہے، (یقیناً) ضعف پایا جاتا ہے[63] چونکہ اس کی یہ روایت بھی غیر شامی یعنی یونس بن یزید، جو اہلِ مصر میں سے تھے، سے مروی ہے اسلیے ضعیف ہے۔

طریقِ ہشتم:

"اَخْبَرَنَا الْقَزَّازُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ وَاَخْبَرَنَا ابْنُ نَاصِرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عُبَیْدِ الْخَلَّالُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاصِنِ بْنِ حَیَّانَ

لابنِ الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۰ [59] سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج ۱ ص ۸۸
[60] العلل المتناہیہ لابنِ الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۵ [61] جامع بیان العلم لابنِ عبد البرؒ ج ۱ ص ۹ والعلل المتناہیہ لابنِ الجوزیؒ ج ۱ ص ۵۹ [62] العلل المتناہیہ لابنِ الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۴
[63] سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ لناصر الدین الالبانی ج ۱ ص ۴۴۰ وج ۲ ص ۱۰۲، ۱۳۱، ۲۶۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ نَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُوسَى بْنِ جَابَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ" (ذکرہ الخطیب وابن الجوزیؒ)[64]

اس طریق میں راوی میسرہ بن عبداللہ غالباً میسرہ بن عبدربہ ہے جس نے موسیٰ بن جابان سے روایت کی ہے اور جیسا کہ خطیب بغدادیؒ نے صراحت کی ہے[65]۔ علامہ ذہبیؒ کا قول ہے کہ میسرہ بن عبدربہ "مشہور کذاب ہے"[66]۔ خطیب بغدادیؒ کے بقول میسرہ بن عبدربہ "متروک" ہے[67]۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی فرماتے ہیں: "هُوَ مُتَّہَمٌ لَا يُوْرِكُ فِيْهِ"[68]۔ اس طریق کے دوسرے راوی عمران بن عبداللہ کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "عمران کو ضعیف بتایا گیا ہے"[69]۔ پس واضح ہوا کہ یہ روایت بھی ناقابلِ اعتماد ہے۔

طریق نہم:

"نَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الزَّوْزَنِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَلِيِّ بْنُ وِشَاحٍ قَالَ نَا ابْنُ شَاهِيْنٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَشْعَثُ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَدَمٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ ...... الخ"

(ذکرہ ابن عبدالبرؒ والجوزیؒ)[70]

---

[64] سابقہ الخطیبؒ ج ۶ ص ۳۸۶ والعلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۰، ۶۱ [65] تاریخ بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۲۲۲ [66] سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج ۱ ص ۲۵۶ [67] تاریخ بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۲۲۲ [68] سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج ۲ ص ۹۰ [69] العلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۵ [70] جامع بیان العلم لابن عبدالبرؒ ج ۱ ص ۷، والعلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۵۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت بھی صحیح ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس طریق میں ایک راوی سلیمان بن قرم ہے، جس کے متعلق یحییٰ کا قول ہے: "لَیْسَ بِشَیْءٍ" امام ابن الجوزی نے بھی یحییٰ کے اس قول کو اختیار کیا ہے۔[۱]

طریق دہم:

"اَنَا ھِبَۃُ اللہِ بْنُ اَحْمَدَ الْحَرِیْرِیُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ ابْنِ الْفَتْحِ وَاَنَا یَحْیٰی بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْبَنَّاءِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ ابْنُ اللَّابَنُوْسِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ ابْنُ شَمْعُوْنَ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّوْزَنِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ مُحَمَّدُ بْنُ وِشَاحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ شَاھِیْنٍ قَالَا اَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِی الْحَنَاجِرِ قَالَ نَا مُوْسٰی بْنُ دَاؤُدَ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ" (ذکرہ ابن الجوزیؒ)[۲]

یہ طریق اسناد بھی صالح وسالم نہیں ہے۔ اگرچہ اس طریق کو ذکر کرنے کے بعد علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں: "رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ" یعنی اس کے رجال ثقہ ہیں،[۳] لیکن امام ابن الجوزیؒ اس طریق کے ایک راوی موسیٰ بن داؤد کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ "مجہول" ہے۔[۴]

طریق یازدہم: "اَنَا الْقَزَّازُ قَالَ اَنَا اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ نَا

---

[۱] العلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ص ۶۴ ج ۱ [۲] ایضاً ج ۱ ص ۵۸ [۳] المقاصد الحسنہ للسخاویؒ ص ۲۷۵ [۴] العلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُو إِسْحَاقَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ. وَأَخْبَرَنَا الْقَزَّازُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا الْقَاضِي أَبُو الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ نَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرُوَيْهِ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ الْمُغَلِّسِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نَا أَبُو يُوسُفَ قَالَ نَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ ..... الخ" (ذكره الخطيبؒ وابن الجوزیؒ) ۵۵ھ

یہ روایت بھی ساقط الاعتبار ہے۔ کیونکہ اس طریق کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: "اس میں احمد بن الصلت راوی ہے، جس کے متعلق امام دارقطنیؒ کا قول ہے: "كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ" نیز امام دارقطنیؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کا حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھنا یا ان سے سماع یا کسی بھی ایک صحابیؓ سے ملاقات بیان کرنا صحیح نہیں ہے۔" ۵۶ھ خطیب بغدادی نے بھی اپنی اسناد کے ساتھ امام ابوحنیفہ رحمہ کا حضرت انسؓ کو نہ دیکھنا، نہ ان سے سماع ہونا اور نہ ہی امام صاحب کا کسی اور صحابی سے ملاقات کرنا "عن حمزة السهمي عن دارقطنی" بیان کیا ہے۔ ۵۷ھ لیکن علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس بارے میں علامہ خطیب بغدادی کی خطاء کا تذکرہ اس طرح کیا ہے: "امام ابوحنیفہ رحمہ کی کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہوئی ہے، مگر حضرت انسؓ کو امام موصوف نے بچشم خود دیکھا ہے۔ اگرچہ یہ بات صحیح ہے کہ ان رضؓ سے آپؒ کا سماع نہیں ہے۔" ۵۸ھ

۵۵ھ ساقۃ الخطیبؒ ج ۴ ص ۲۰۷ و ج ۹ ص ۱۱۱ والعلل المتناهیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۰ ۵۶ھ العلل المتناهیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۵ ۵۷ھ ذکرہ الخطیبؒ ج ۴ ص ۲۰۸ ۵۸ھ تبییض الصحیفہ للسیوطیؒ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقِ دوازدہم:

"اَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعَدَۃَ قَالَ نَا حَمْزَۃُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ ابْنُ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ الْبَلَدِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ الْاَعْمٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ نَا مَعَانُ بْنُ رِفَاعَۃَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَھَّابِ بْنُ بَخْتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ"

(ذکرہ ابن الجوزیؒ) ۹ے

یہ روایت بھی ناقابلِ اعتبار ہے۔ کیونکہ اس طریق کے ایک راوی معان ابنِ رفاعہ کو یحییٰ نے "ضعیف" بتلایا ہے اور ابنِ حبانؒ کا قول ہے: "یَسْتَحِقُّ التَّرْکَ" یعنی چھوڑ دیے جانے کا مستحق ہے۔ اس طریق کا ایک اور راوی محمد بن سلیمان ہے جس کے متعلق امام ابوحاتم رازیؒ فرماتے ہیں: "ھُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ"۔ یعنی وہ منکر الحدیث ہے۔ لیکن محمد بن سلیمان کو ابوعوانہ اور مسلمہؒ نے "صَدُوْقٌ" کہہ کر اس کی توثیق کی ہے۔ امام نسائیؒ بھی فرماتے ہیں: "لَا بَاْسَ بِہٖ" یعنی اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۸ے لیکن امام ابن الجوزی نے معان ابنِ رفاعہ کے متعلق یحییٰؒ اور ابنِ حبانؒ کے اقوال اور محمد بن سلیمان کے متعلق ابوحاتم رازی کے قول کو اختیار کیا ہے ۸۱ے

طریقِ سیزدہم:

"اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ نَا ابْنُ مَسْعَدَۃَ قَالَ

ے۵ والتنکیل بمانی تانیب الکوثری من الاباطیل ج ا ص ۱۸۰-۱۸۱، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۸۶ھ
ے۹ العلل المتناھیہ لابن الجوزیؒ ج ا ص ۶۱ ے۸۰ تہذیب التہذیب لابن حجر عسقلانیؒ ج ۹ ص ۲۰۰ طبع حیدر آباد دکن ۱۳۲۵ھ ے۸۱ العلل المتناھیہ لابن الجوزی ج ا، ص ۶۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَنْبَسَةَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمَةَ هُوَ الْخَبَائِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ... الخ"

یہ روایت بھی بھروسہ کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ اس طریق کے راوی سلیمان بن سلمہ الخبائری کے متعلق ہیثمیؒ نے درج کیا ہے: "إِنَّهُ مَتْرُوكٌ"[۸۳]، ابن جنیدؒ کا قول ہے: "كَانَ يَكْذِبُ"[۸۴]، ابن حبان نے اس راوی کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ اور خطیب بغدادیؒ کا قول ہے: "وَالْخَبَائِرِيُّ مَشْهُورٌ بِالضَّعْفِ"[۸۵] اور امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں، خبائری کے متعلق امام رازیؒ کا قول ہے کہ وہ "متروک الحدیث ہے"[۸۶]

طریق چہاردہم: أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُوسَى الْجُرَشِيُّ قَالَ نَا حَسَّانُ بْنُ سِيَاهٍ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ... الخ" (ذکرہ ابن عبد البرؒ وابن الجوزیؒ)[۸۷]

یہ طریق بھی ضعیف راوی سے پاک نہیں ہے، چنانچہ امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "اس میں حسان بن سیاہ راوی ہے جس کی "تضعیف" امام دارقطنیؒ نے فرمائی ہے"[۸۸]

طریق پانزدہم: أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ نَا حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ نَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ... الخ" (ذکرہ ابن الجوزیؒ)

---

۸۲ ایضاً ج ۱ ص ۶۱ ۸۳ مجمع الزوائد للهیثمی ج ۱ ص ۱۲۳ و ج ۱ ص ۱۲۰ ۸۴ سلسلة الاحادیث الضعیفة... والموضوعة لناصر الدین الالبانی ج ۲ ص ۵۵ ۸۵ ایضاً ج ۲ ص ۵۹ ۸۶ العلل المتناهیة لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵ ۸۷ جامع بیان العلم لابن عبد البرؒ ج ۱ ص ۷، والعلل المتناهیة لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۵۹ ۸۸ العلل المتناهیة لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت بھی عند المحدثین ناقابل اعتماد ہے۔ کیونکہ اس طریق کے راوی مسلم الملائی کے متعلق فلاس کا قول ہے: "منکر الحدیث جدا" یعنی بہت زیادہ منکر الحدیث ہے، اور یحییٰ کا قول ہے: "لا شیء"۔ اس طریق کا ایک دوسرا راوی ابو سہل جس کا نام بقول علامہ ابن الجوزیؒ حسام بن مصک ہے[۹۰] کے متعلق یحییٰ کا قول ہے "لیس حدیثہ بشیء" یعنی اُس کی حدیث کچھ بھی نہیں ہے"۔ اس طریق کا تیسرا راوی عبدالوہاب بن الضحاک ہے جس کے متعلق ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: "کان یکذب"۔ اس طریق کا ایک چوتھا راوی بھی مجروح ہے۔ اس کا نام ابن عیاش ہے جو امام ذہبیؒ اور امام ابن الجوزیؒ کے نزدیک "ضعیف" ہے۔ اسماعیل بن عیاش پر نقد و جرح اس سے قبل "طریق ہفتم" میں بالتفصیل پیش کی جا چکی ہے۔

اس روایت کے مندرجہ بالا مجروح رواۃ کی تضعیف میں ائمہ جرح و تعدیل کے مذکورہ اقوال سے امام ابن الجوزیؒ نے بھی اتفاق درج کیا ہے۔[۹۱]

طریق شانزدہم: "اخبرنا عبد الوهاب بن المبارك قال اخبرنا احمد بن الحسن الباقلانی قال اخبرنا احمد بن عبد الله المحاملی قال نا ابو بكر الشافعی قال نا محمد بن یونس قال نا سلیمان بن كران وانا ابن ناصر قال اخبرنا نصر ابن احمد قال اخبرنا ابن یزقویه قال انا احمد بن محمد بن زیاد قال نا الحسن بن مكرم قال نا ابو النضر قال نا مسلم بن سعید الثقفی قال نا نافع قال نا ابو عمار عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: طلب العلم.....الخ" (ذکرہ ابن الجوزیؒ)[۹۲]

یہ روایت بھی اعتماد کے قابل نہیں ہے، کیونکہ ابن عدیؒ نے اس کے راوی سلیمان بن کران پر شدید قدح و جرح فرمائی ہے۔ اور ابو حاتم رازیؒ نے اس کی "تضعیف" کی ہے۔ اس طریق کا ایک راوی مسلم بن سعید الثقفی ہے، جس کا ترجمہ تلاش کے باوجود نہیں مل سکا ہے۔ ایک اور راوی ابو النضر، جس کا نام ہاشم بن قاسم ہے اور جس سے حسن بن مکرم نے روایت کی ہے، خطیب کے نزدیک "ثقہ" ہے[۹۳]۔ لیکن امام ابن الجوزیؒ سلیمان بن کران پر ابن عدیؒ و ابو حاتم رازیؒ کی جرح سے اتفاق کرتے ہوئے ابو النضر کو "مجہول" بتلاتے ہیں۔[۹۴] (جاری ہے)

---

۹۰ ایضاً ج ۱ ص ۶۱-۶۲ ۹۱ ایضاً ج ۱ ص ۶۲ ۹۲ ایضاً ج ۱ ص ۶۵ ۹۳ ایضاً ج ۱ ص ۶۱ ۹۳ تاریخ بغداد للخطیب ج ۱۴ ص ۶۳ ۹۴ العلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ